81952-سودی فوائد مقروض بھائی کو دے کر چھٹکارا حاصل کرنا

سوال

میں نے بنک میں سود پر رقم جمع کرا رکھی ہے، میں اپنے سگے مقروض بھائی کو یہ فوائد دے کر سود سے چھٹکارا حاصل کرنا چاہتا ہوں، میرا بھائی اپنے خاندان کے اخراجات کا ذمہ دار ہے، یہ علم میں رہے کہ اس نے اپنی رہائش کے لیے زمین خرید کر مکان بنانے کی ضرورت کی بنا پر اپنے دوستوں سے قرض حاصل کیا تھا، کیونکہ موجودہ رہائش اس کے لیے ناکافی ہے، کیونکہ وہ صرف دو کمروں پر مشتمل ہے، اور اس کے افراد خانہ کی تعداد سات ہے، کیا میرے لیے ایسا کرنا جائز ہے ؟

پسندیدہ جواب

اول :

بنک میں سود پر رقم رکھنی بہت شدید حرام ہے، اور کبیرہ گناہ میں شامل ہوتا ہے، اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

{اے ایمان والو اللہ کا تقوی اختیار کرو، اور جو سود باقی رہ گیا ہے اسے چھوڑ دو، اگر تم پکے اور سچے مومن ہو، اور اگر تم ایسا نہیں کرو گے تو پھر اللہ تعالی اور اس کے رسول کے ساتھ لڑائی کے لیے تیار ہو جاؤ، اور اگر تم توبہ کر لو تو اصل مال تمہارے ہی ہیں، نہ تو تم خود ظلم کرو، اور نہ ہی تم پر ظلم کیا جائے}. البقرۃ (278–279).

اور پھر سودی بنک میں پیسے جمع جائز نہیں، لیکن اگر مال چوری ہونے کا خوف ہو اور بنک کے علاوہ مال محفوظ کرنے کا کوئی اور طریقہ اور ذریعہ نہ ہو تو پھر بنک میں رکھے جا سکتے ہیں، اور اس وقت بھی بنک میں جاری اکاؤنٹ میں بغیر سود اور فائدہ کے رکھے جائیں، کیونکہ ضروریات محظورات کو مباح کر دیتی ہیں، اور ضرورت کے حساب سے اس کا اندازہ ہوگا.

دوم :

اور جو شخص بھی سود کے لین دین میں مبتلا ہو چکا ہو اس پر واجب اور ضروری ہے کہ وہ فوری طور پر اللہ تعالی کے سامنے اس سودی لین دین سے توبہ کرے، اور اس گناہ کو فوری طور پر ترک کر دے، اور جو کچھ ہو چکا ہے اس پر ندامت کا اظہار کرتے ہوئے یہ پختہ عزم اور ارادہ کرے کہ آئندہ ایسا

کبھی نہیں کریگا، اوراس حرام فوائد سے چھٹکارا حاصل کرنے کے لیے اسی کسی خیر و
بھلائی کے کام میں صرف کردے، لیکن اسے خود کوئی حق حاصل نہیں کہ وہ اس سودی فوائد
سے اپنے لیے کوئی فائدہ اور نفع حاصل کرے، یا پھر اسے دے جس کا خرچ اس کے ذمہ ہے.

شیخ عبدالعزیز بن باز رحمہ اللہ
تعالی کہتے ہیں :

"اور بنک نے جو نفع اور فائدہ کی
صورت میں مال دیا ہے وہ بنک کو واپس نہ کریں، اور نہ ہی خود کھائیں، بلکہ اسے کسی
نیکی اور خیر کے کام میں صرف کردیں، مثلا فقراء و مساکین پر صدقہ کردیں، یا پھر
عام لیٹرینوں کی مرمت کروادیں، یا مقروض لوگوں کے قرض کی ادائیگی کردیں جو اپنے
قرض دینے سے عاجز ہیں" انتہی.

ماخوذ از : فتاوی اسلامیۃ (407/2
).

سوم :

آپ کے لیے جائز ہے کہ آپ اپنے محتاج
اور ضرورتمند بھائی کو فوائد کا یہ مال دے کر اس سے چھٹکارا حاصل کریں، لیکن شرط یہ
ہے کہ آپ پر اس کا خرچ واجب نہ ہو تو پھر، حتی کہ آپ اس سے نفع لینے میں کوئی حیلہ
نہ کریں، اور اپنے اس مال کو بھی صاف رکھیں جو نفقہ پر خرچ کرینگے.

بھائی کا نفقہ اور اخراجات تین شروط
کے ساتھ بھائی کے ذمہ واجب ہوتا ہے :

پہلی شرط :

خرچ کرنے والا شخص جس پر خرچ کیا جا
رہا ہے اس کی موت کے وقت اس کا وارث ہو.

لیکن اگر بھائی والد یا اس کے بیٹے
کی موجودگی کی بنا پر اپنے بھائی کا وارث نہ بن رہا ہو تو پھر اس کا نفقہ اس پر
واجب نہیں ہوتا.

دوسری شرط :

جس بھائی پر خرچ کیا جا رہا ہے وہ
محتاج اور ضرورتمند ہو، اور اتنی آمدن کے حصول سے عاجز ہو جو اس کے لیے کافی ہو.

تیسری شرط :

خرچ کرنے والے کے پاس اپنا اور بیوی
بچوں کے خرچ سے زیادہ رقم ہو.

اگر یہ تین شرطیں پائی جائیں تو
بھائی کے ذمہ اپنے بھائی کا خرچ واجب ہو جاتا ہے.

مزید تفصیل کے لیے آپ سوال نمبر (
6026) کے جواب کا مطالعہ ضرور
کریں.

چہارم :

اپنے بھائی کے قرض کی ادائیگی کے لیے
آپ فوائد والا مال دے کر فوائد سے چھٹکارا حاصل کر سکتے ہیں اس میں کوئی حرج نہیں،
چاہے اس کا خرچ بھی آپ پر واجب ہو، کیونکہ انسان کے ذمہ اس کے کسی بھی قریبی کا قرض
ادا کرنا مطلقا واجب نہیں ہوتا، چاہے وہ باپ ہو یا بھائی یا کوئی اور, اسی لیے زکاۃ
کے مسئلہ میں راجح قول یہ ہے کہ :

والدین اور بھائیوں کا قرض ادا کرنے
کے لیے زکاۃ دینا جائز ہے، جیسا کہ شیخ الاسلام ابن تیمیہ وغیرہ نے یہی اختیار کیا
ہے.

دیکھیں : الاختیارات الفقھیۃ صفحہ
نمبر (104).

مزید فائدہ کے حصول کے لیے آپ سوال
نمبر (39175) کے جواب کا مطالعہ
ضرور کریں.

حاصل یہ ہوا کہ : آپ کے لیے یہ سودی
فوائد اپنے بھائی کو دینے جائز ہیں تا کہ وہ اپنا قرض ادا کر سکے، چاہے اس کا خرچ
آپ کے ذمہ واجب ہوتا ہو یا واجب نہ ہو.

لیکن آپ کا اسے یہ فوائد اس لیے دینا
کہ وہ اپنا اور اپنے بیوی بچوں کا خرچ پورا کرے، اور قرض کی ادائیگی کے لیے نہیں تو
پھر شرط یہ ہے کہ اس کا خرچ آپ کے ذمہ واجب نہ ہوتا ہو تو پھر آپ اسے دے سکتے ہیں.

واللہ اعلم.